Peer reviewed Journal Impact Factor:5.13 ISSN-2230-9578

Journal of Research and Development

Multidisciplinary International Level Referred Journal

February-2021. Special Issue-11, Volume-2

Physical and Human Dimensions of Environment, Climate Change, and Sustainable Development

Chief Editor
Dr. R. V. Bhole
'Ravichandram' Survey No-101/1, Plot No-23, Mundada Nagar, Jalgaon (M.S.) 425102

Guest Editor
Dr. Birajdar Govind Dattopant
Principal
Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon Tq. Kallam Dist: Osmanabad (Maharashtra)

Executive Editors
Dr. A. I. Shaikh
Dr. M. B. Shirmale

Co- Editors
Dr. S. A. Chaus **Dr. Shakeeluddin Khazi** **Mr. P. U. Gambhire**

Address
'Ravichandram' Survey No-101/1, Plot,No-23,
Mundada Nagar, Jalgaon (M.S.) 425102

54	نظمسوامیرام تیرتھ: ایک تجزیاتی مطالعہ ڈاکٹرمحمدسمیعالدین	177-179
55	Mohib Kouser Ek Munfard Gazal Go **Dr. Abdurrahim A. Mulla**	180-183
56	کیفی اعظمی – انسانی دنیا کا شاعر ڈاکٹر باجرہ پروین	184-186
57	اُردو صحافت کا ابرومسند رفیع بھنڈاری Dr. Syed Aleemullah Hussaini	187-190
58	اردو افسانہ ایک جائزہ- Dr. Patel Shabina Begum Mujahed Saheb	191-193

'Journal of Research & Development'
Multidisciplinary International Level Referred and Peer Reviewed Journal, Impact Factor 5.13, ISSN: 2230-9578, February
Special Issue11, Volume-2 "Physical and Human Dimensions of Environment, Climate Change, and Sustainable Development"

M.G.V.C. Arts, Commerce & Science College ★ Dr. Vijaypur -586212 MUDDEBIHAL

محب کوثرؔ ایک منفردغزل گو

ڈاکٹر عبدالرحیم ملّا۔
اسسٹنٹ پروفیسر صدر شعبہ اردو MGVC آرٹس، کامرس اینڈ سائنس کالج مدے بہال ضلع وجئے پور (کرناٹک)

مظفر حنفی اپنی مرتبہ کتاب ''روح غزل'' کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔ اردو میں اصناف سخن کے عروج و زوال کی داستان بھی بڑی دلچسپ ہے۔ قصیدہ گوئی کبھی فنکار کو ''ملک الشعراء'' عطا کرتی تھی اور اس کے گھر میں زر و جواہر کی بارش کرتی تھی۔ اب یہ عالم ہے کہ قصیدہ داخل نصاب ہو کر رہ گیا ہے۔ یادش بخیر میرؔ کے زمانے تک بگڑا شاعر مرثیہ گو کہلاتاہے۔ پھر اس صنف سخن کے دن خدا نے پھیر دئیے لوگوں نے دیکھا کہ بڑے بڑے حکمران ریاست دبیرؔ اور انیسؔ کی مجلس میں شرکت پر فخر محسوس کرتے تھے اور عوام میں دبیرؔ کے انداز بطور فیشن اختیار کئے جاتے تھے۔ آج کل پھر مرثیہ ترقی معکوس کر کے مجالس عزاء تک سمٹ گیا ہے۔ مثنوی کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ البتہ زمانے کے گرم و سرد سے اگر کوئی صنف سخن بے نیاز و آزاد رہ سکتی ہے تو وہ غزل ہے ۔ غزل ہر دور میں اردو شاعری کی کسوٹی اور آبرو رہی ہے اور اسی غزل کے شاعروں میں محب کوثرؔ کا بھی شمار ہو تاہے۔ جن کا تعلق سرزمین حضرت بندہ نواز گلبرگہ (کرناٹک) سے ہے۔ محب کوثرؔ زائنداز نصف صدی سے شعر کہہ رہے ہیں۔ ان کا شمار جنوبی ہند کے کہنہ مشق شعراء میں ہوتاہے۔ اب تک ان کے چار شعری مجموعہ شائع ہو چکے ہیں۔ دو مرتبہ وہ کرناٹک اردو اکیڈمی کے رکن رہ چکے ہیں۔ حکومت کرناٹک نے انہیں ''راجیواتسو'' کے باوقار ایوارڈ سے نوازا ہے۔ محب کوثرؔ نے تقریباً ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے مگر طبیعت کا میلان غزل سے متعلق ڈاکٹر علی احمد جلیلیؔ نے محب کوثرؔ کے دوسرے شعری مجموعہ ''سود وزیاں'' کے پیش لفظ میں رقم طراز ہیں۔ محب کوثرؔ جب اپنے مخصوص انداز میں غزل کے عشقیہ یا دیگر موضوعات کو برتتے ہیں خواہ وہ ہم کو وہ گل کی ٹھنڈی چھائوں میں لے جائیں یا صحرا کی تپتی دھوپ سیر کرائیں۔ ہر دو صورتوں میں ان کا اظہار ذاتی ہوتاہے۔ جہاں تک محب کوثرؔ کی غزلوں کی لفظیات کا سوال ہے۔ فکر و خیال لاورجذبات و تجربات کی مناسبت سے محب کوثرؔ نے غزل کی موروثی زبان کے ساتھ اپنی نئی ترکیبیں بھی تراشی ہیں۔ نئے استعارات کو جنم دیا ہے تاکہ خیال کے اظہار میں ان کے معاون ہوں۔ اس میں محب کوثرؔ کے چند شعر ہیں ۔ جو نئی تراکیب سے مزین ہیں۔

جھانکتی ہے مایوسی ذہن کے دریچوں سے
سوچ کر مکانوں کی کھڑکیاں بدل ڈالو
میں نے دیکھے ہیں محبت کے زمانے کوثرؔ
میری آنکھوں میں اسی دور کی بینائی ہے
ہمیں موسیٰ صفت ہو کر ہی دریا پار کرناہے
اگر فرعونیت ہوگی تو لشکر ڈوب جائے گا
تمہاری یاد کے سائے بھی اب نہیں ملتے
غموں کی دھوپ میں دوہرے عذاب رکھتاہوں

محب کوثرؔ نے غزل کو پامال اکتساب زمینوں کو نظر انداز کرتے ہوئے زیادہ تر نئی زمینوں پر طبع آزمائی کی ہے۔ یہ زمینیں ان کی اپنی ایجادکردہ ہیں۔ جہاں سے ان کے اسلوب میں نئے پن کا احساس ہوتاہے۔ چند شعرملاحظہ ہوں۔

مہر و وفا ، خلوص نصابیوں میں قید
انسانیت تو صرف کتابوں میں قید ہے
بکھر گئے ہیں فضائوں میں پیاس کے ٹکڑے
زمانہ جوڑ رہا ہے گلاس کے ٹکڑے

Commerce & Science College ... Vikramgad ...

ڈاکٹر سیدہ جعفر نے بھی محب کوثرؔ کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے ایسے ہی چند اشعار کا حوالہ دیا ہے کہ موجودہ انسان کی خودداریت اور مرعوبیت کے حوالے سے جس موثر انداز سے خیال کو باندھا ہے ملاحظہ ہوں۔

دنیا کے خداؤں سے جو مرعوب ہوئے ہیں — سچ بات بھی کہنے کی جسارت نہیں کرتے

ٹھکرا کے چلے آئے خوددار طبیعت ہے — ہم ان کی عنایت کو خیرات سمجھتے ہیں

تمہارے شہر کی ہر شئے بدل گئی ہے — ہماری راہ کا پتھر ابھی نہیں بدلا

جب بھی شعور و فکر کا سورج رہا طلوع — کچھ لوگ اپنے جہل کے سایوں سے ڈر گئے

ڈاکٹر عنایت صدیقی لکھتے ہیں کہ باشعور شاعر جب غزل کہتاہے تو عصری سکّے کھنکنے لگتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گیت دوڑنے لگے ہیں وقت اور سانپ نے سازش کرلی ہے۔ راہیں ڈسنے لگی ہیں۔ طنز کیسا کٹیلا ہو جاتاہے۔

''حالات میرے خیر سے جب بھی سنور گئے
کتنے ہی خیرخواہوں کے چہرے اُتر گئے
تم سود و زیاں کی زد پہ ہے اس دور کی غزل
بازار فن سے کیا سبھی اہل ہنر گئے
تم اپنے نام ہی کر لو ثواب جتنے ہیں
ہمارے حق میں لکھا دو عذاب جتنے ہیں
میں اپنے واسطے کانٹے اٹھا کے رکھ لونگا
تمہاری نذر کروں گا گلاب جتنے ہیں

کوئی فنکار خلائوں میں جنم نہیں لیتا۔ وہ اپنے عہد ، ماحول اور روایات کی پیداوار ہوتاہے۔ چنانچہ محب کوثرؔ نے بھی اپنی شاعری کے لئے مواد ان ہی سرچشموں سے حاصل کیا ہے اور اپنے فن کو نکھار ، سنوار کر اور خوب سے خوب تر بنا کر پیش کرنے کی قدیم شعری روایات سے مدد لی ہے۔ اس عہد کا خلفشار ، تہذیبی شکست و ریخت اور اس دور کے ماحول کا کرب ان کے اشعار میں زریں لہروں کی شکل میں موجودہے۔ غزل کے مطالبات کو خوب سمجھے ہیں۔ ان کی لطافت اور نزاکت سے آشنا ہیں۔ محب کوثرؔ غزل کے پیکر میں زمانے کی تیزابیت کو اپنے لہجے کی توانائی کے ساتھ بے ساختہ انداز میں سموتے ہیں۔ مثلاً۔

میں نے ترکِ محبت کی قسم کھائی ہے — تم بھی آئو تو ذرا رائے بدل کر آئو
خوشا کہ چاند ابھی بدلیوں سے جھانکے گا — سنا ہے آپ کا دیدار ہونے والا ہے
شہر کے آرائشی ماحول میں — گائوں کی ایک سانولی اچھی لگی
تصور ان کو ہر دم ڈھونڈتا ہے — بھری محفل سے اُٹھ کر جو گئے ہیں
دن گذارے گا بہرحال تیرے کوچے میں — رات آجائے تو دیوانہ کدھر جائے گا

ڈاکٹر غیاث صدیقی لکھتے ہیں۔ یہ بار شعور شاعر جب غزل کے شعرکہتا ہے ۔ تو عصری سکے کھنکنے لگتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتاہے کہ گیت دوڑنے لگے ہیں۔ وقت اور سانپ نے سازش کرلی ہے ۔ راہیں ڈسنے لگی ہیں۔ طنز کیسا کٹیلا ہے۔ کوئی بھی فنکار خلائوں میں جنم نہیں لیتا ۔ وہ اپنے عہد ماحول اور روایات کی پیداوار ہوتاہے۔ چنانچہ محب کوثرؔ نے بھی اپنی شاعری کے لئے مواد ان ہی سرچشموں سے حاصل کیا ہے اور اپنے فن کو نکھارنے ، سنوارنے اور خوب سے خوب تر بنا کر پیش کرنے کے بے قدیم شعری روایات سے مدد لی ہے۔ محب کوثرؔ کا رنگ تغزل ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ جو انہیں اپنے ہم عصر شعراء سے علاحدہ کرتاہے۔ جس سے محب کوثرؔ نے اپنی شناخت بنائی ہے۔ ذیل کے چنداشعار پیش ہیں۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ محب کوثرؔ نے عام روش سے ہٹ کر غزل کو وقار و معیار عطاکیاہے۔ چند شعر پیش ہیں۔

Commerce & Science College
MUDDEBIHAL
-586212
Dt: Vijayapur

میں نے ترکِ محبت کی قسم کھائی ہے — تم بھی آئو تو ذرا رائے بدل کر آئو
خوشا کہ چاند ابھی بدلیوں سے جھانکے گا — سنا ہے آپ کا دیدار ہونے والا ہے
شہر کے آرائشی ماحول میں — گائوں کی اک سانولی اچھی لگی
تصور ان کو ہر دم ڈھونڈتاہے — بھری محفل سے اٹھ کر جو گئے ہیں
دن گذارے گا بہرحال تیرے کوچے میں — رات آجائے تو دیوانہ کدھر جائیگا
دل منور ہے اسکی یادوں سے — بند کمرے میں روشنی سی ہے
قدموں کی چاپ دور سے آتی ہے بار بار — اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہوں وہ آیا نہ ہو کہیں

کہنہ مشق شاعر پدم شری بیکلؔ اتساہی نے لکھا ہے ۔ محب کوثرؔ ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔ وہ غزل کے مطالبات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس کی لطافت و نزاکت سے آشنا ہیں۔ ان کے یہاں روایتوں اور کلاسک رویے کا احترام اور عصری تقاضوں کا اہتمام ہے۔ ان کے کلام میں برجستگی کے ساتھ معنوی حسن کا اظہار پختگی اور شگفتگی ایک جان دو طالب نظر آتی ہے۔ محب کوثرؔ نے نعت گوئی میں خوب طبع آزمائی کی اور جو کچھ کہا ہے وہ پورے اخلاص و احترام اور پوری احتیاط سے کہا ہے۔ بہت سارے اشعار ایسے ہیں جن میں انہوننے نئے زاویے نکالے ہیں۔ ممتاز ادیب و افسانہ نگار امجدؔ جاوید نے محب کوثرؔ کی شاعری کا تنقیدی تجزیہ ان ہی کے غزل کے ایک مصرعہ ''صدف کی آنکھ سے موتی نکالنے والے'' محب کوثرؔ کے عنوان سے بڑی تفصیلی سے کیا ہے۔ محب کوثرؔ نے آغاز میں ایک حمدیہ قطعہ درج کیاہے۔

خدا وندا میں تیرے نام سے آغاز کرتا ہوں
تیرا بندہ ہوں تیری رحمتوں پر ناز کرتا ہوں
فقط تیری مدد اور استعانت کے بھروسے پر
مجھے اُڑنا نہیں آتا مگر پرواز کرتا ہوں

محب کوثرؔ کا یہ قطعہ عالمی شہرت پاگیا ہے۔ تقریباً ہر ناظم مشاعرہ ان ہی دو اشعار سے مشاعرہ کا آغاز کر رہا ہے۔ اس مجموعہ میں ایک حمد باری تعالیٰ ہے جس کے اشعار میں انفرادیت اور جدت ہے۔

سر مغرب چھپا لیتا ہے آخر کون سورج کو
زمانے کو نوید صبح گاہی کون دیتاہے
کبھی نظروں میں بھر دیتا ہے وسعت سارے عالم کی
کبھی ہم کو متاع کم نگاہی کون دیتا ہے

محب کوثرؔ نے روایتی فرسودگی سے گریز کرتے ہوئے نئی غزل کے آنگن میں قدم رکھا ہے۔ اور نئے بن سے اپنا راستہ جوڑ لیا ہے۔ غزلوں کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

ہے جہالت کا تماشہ علم کے بازار میں
رحم کے قابل ہے دانائی کسے آواز دوں
میں نے دیکھے ہیں محبت کے زمانے کوثرؔ
میری آنکھوں میں اُسی دور کی بینائی ہے

محب کوثرؔ نے پابند نظمیں بھی کہی ہیں۔ نظم ''طالب علموں کی دعا'' ایک خاص انداز اور تاثر رکھتی ہے۔ تقدس مآب حضرت سید شاہ محمد الحسینی صاحب قبلہ سجادہ نشین بارگاہ بندہ نوازؒ پر کہی گئی مسدس محترم سجادہ صاحب کو حقیقی تہنیت ہے۔ گجرات کے خونی فسادات پر ''گجرات جل رہا ہے'' کے عنوان سے سیدھے سادے انداز میں پُراثر نظم بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔ الغرض محب کوثرؔ غزلوں ، نعتوں ، نظموں اور قطعات کہنے پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ انہیں القصہ مختصر محب کوثرؔ نے زندگی کے تفکر کو بھی غزل بنایا ہے۔ زندگی اور حالات سے آنکھیں ملا کر غزل کہنے کا سلیقہ و شعور رکھتے ہیں۔ آج کے اس دور قحط الرجال کو غزل کا چراغ محب کوثرؔ بڑی مضبوطی سے تھامتے ہوئے دارفانی سے ۲۰۱۹ء میں الوداع کہا۔ آج بھی قومی مشاعروں میں اُن کی گرزدار آواز کو ہم سوشل میڈیا کے

Chief Editor

Dr. R. V. Bhole

'Ravichandram' Survey No-101/1, Plot
No-23, Mundada Nagar, Jalgaon (M.S.) 425102

Guest Editor

Dr. Birajdar Govind Dattopant

Principal

Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon Tq. Kallam Dist: Osmanabad
(Maharashtra)

Executive Editors

Dr. A. I. Shaikh

Dr. M. B. Shirmale

Co-Editor

Dr. S. A. Chaus   *Dr. Shakeeluddin Khazi*   *Mr. P. U. Gambhire*

Editorial Board

Dr. K. G.Gholap	*Dr. R. R. Sayyed*	*Dr. S. M. Alte*
Dr. A. F. Sayyed	*Dr. S. V. Khond*	*Dr. A. H.Attar*
Mr. R. R.Bhise	*Mr. Z. A. Khazi*	*Dr. S. M. Dalve*
Dr. F. A. Tamboli	*Mr. S. P. Adsule*	*Dr. S. M. Patel*
Mrs. S. N. Sayyed	*Mr. S. P. Mane*	

Address

'Ravichandram' Survey No-101/1, Plot,No-23,
Mundada Nagar, Jalgaon (M.S.) 425102

Hindustani Education Society, Ausa's

SHARADCHANDRA MAHAVIDYALAYA, SHIRADHON

Tq. Kallam Dist: Osmanabad (Maharashtra) Pin Code: 413528

NAAC Accredited With 'B' Grade

Affiliated to

Dr. Babasaheb Ambedkar Marathwada University, Aurangabad

One Day Multidisciplinary International e-Conference

On

"Physical and Human Dimensions of Environment, Climate Change and Sustainable Development"

CERTIFICATE

This is to certify that Prof./Dr./Mr./Ms **Dr. A. A. Mulla, MGVC Arts Commerce &Science College MUDDEBIHA.** has participated in One Day Multidisciplinary International e-Conference on ***"Physical and Human Dimensions of Environment, Climate Change, and Sustainable Development"*** organized by the Dept. of Geography and IQAC Cell of **Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon**on 25th February 2021, in Virtual mode.

He/She has presented a research paper entitled **Mohibb Kauser ek munfarid gazalgo.**

Convener	Co-Convener	Organising Secretary	Co-Organising Secretary	Chief Organizing Secretary
Dr. M. B. Shirmale	Dr. Shakeeluddin Khazi	Dr. A. I. Shaikh	Dr. S. A. Chaus	Dr. Birajdar Govind Dattopant
Dept. Of Geography	**IQAC Co-Ordinator**	**Head Dept. Of Geography**	**Vice-Principal**	**Principal**
Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon	**Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon**	**Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon**	**Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon**	**Sharadchandra Mahavidyalaya, Shiradhon.**

Issue of Certificate-25/02/2021